منشور محمدیؐ

۱۲۹۹ھ

نمبر ۷	مطبوعۂ ۵ شہر ربیع الاول سنہ ۱۲۹۹ ہجری نبوی	جلد اوّل

مثنوی عیش

مستوجب حمد وہ خدا کہے — جو خسرو کشور بقا ہے — ای صل علیٰ سول امجد — سردار پیمبران محمدؐ

عالم ہے قدیر ہے احد ہے — سلطان قلمرو ابد ہے — جو اوسکی ثنا لکھون وہ کم ہے — خورشید عرب مہ عجم ہے

مالک رازق کریم خالق — عادل سمامع مرید صادق — وہ افسر فرق انبیا ہے — محبوب جناب کبریا ہے

خلاق زمین و آسمان ہے — وہ غار مین بلاغ کن مکان ہے — شاہنشہ کشور نبوت — آرایش مسند شریعت

پیدا ہوے ایک لفظ کن سے — اٹھارہ ہزار عالم اوسکے — سب پر فشر نبی عیان ہے — وہ علت غائی جہان ہے

قندیل فلک بوجہ احسن — شمع مہ و مہر سے ہی روشن — ای خامۂ عیش لکھ بالطاف — منشور محمدیؐ کے اوصاف

شاہنشہ ملک بے مثالی — محبوب حریم لایزالی — جب سے نکلا یہ رشک گلزار — نظرون سے گرے جہان کے خار

دیہیم جلال فسر پر ہے — او رنگ قدم پہ جلوہ گر ہے — جو فضل و شرف اسی بجا ہے — ہمنام جناب مصطفےٰ ہے

خالق ہر چیز کا وہی ہے — صنعت ہر چیز مین رکھی ہے — نور رخ دلپذیر اسلام — ماحی ملل ظہیر اسلام

افعال حکیم لایزالی — ہوتی ہین مصلحت سے خالی — شمس الاخبار آسمان پر — ق — ہے پیش مسیح نیک اختر

کیا لکھون ثنای ایزد پاک — ارشاد نبی ہے ماء خناک — کرتا ہے بقلب زار و ناشاد — منشور محمدیؐ کی فریاد

جب نعت نبی کا وقت آیا — خامہ نے ادب سے سر جھکایا — چھپتے ہین صحیح سب کو ایف — بے شبہ ہی افسر صحایف

لولاک لما خلقت الافلاک — آیا ہی بشان شاہ لولاک — عمدہ خبرین نفیس مضمون — ہر لفظ ہے رشک دُر مکنون

ہر سال روپیہ پانچ جو دے — اس گوہر بے بہا کو وہ لے

پر شرط ہو پیشگی کسی یار
سال و مہ و روز و شب الٰہی
اس نظم کو کر چکا جب ارقام

مابعد سے کچھ نہیں سروکار
ہو اسکو بہت بڑی ترقی
توقیع محمدی رکھا نام

حامی دین متین نائب سید المرسلین جناب محمد یف شر صاحب دامظلہ۔
السلام علیکم۔ اسکے بعد یہ عرض ہے کہ ہمکو ہمارے بھائی عیسائیون
پر افسوس آتا ہے کہ یہ بیچارے دریائی جہالت اور قلزم
ضلالت مین گرفتار ہوکر شناوران دین محمدی کے
ہاتون سے طرح طرح کے صدمات طلاطم امواج اٹھاتے ہین مگر
اپنی نادانی اور گمراہی سے سفینۂ راستی کے طرف رجوع
نہین ہوتے بعوض عار دنیا کو نار عقبی کو خریدتے
ہین دنیا مین آخرت کا سودا خریدنے آئے خود سودائی
بنگئے غلط کتابون کو اپنا دثار اور بے تحقیق کو اپنا
شعار اور بے بنیاد اعتراضون کو اپنا روزگار سمجھہ
رکھا ہے ہر چند کہ علمائے دین اسلام نے راہ ضلالت سے
سبیل ہدایت پر لانے کے واسطے بدلائل قاطع اور براہین
ساطع سے ہر ایک مسائل کو مثل نصف النہار سے مانند
روشن کر دکھایا ہے مگر ایسے دوبے کہین ہی اوچلتے
ہین اور بے علم عیسائیون کے خوش کرنے کو تعصب
اور ہٹ دھرمی سے معاندین اسلام و بدخواہان خیر الانام
حضرت خاتم النبیین و شفیع المذنبین پر اور قرآن عظیم الشان
پر طرح طرح کے بے سروپا شکوک و شبہات گھوم گھام
کر بھاگتے ہین اور اگاڑی پچھاڑی کی کچھ خبر نہین رکھتے
طرفہ ماجرا یہ ہے کہ یہ حضرات جس قاعدہ کے رو سے
اہل اسلام پر اعتراض کرتے ہین مسلمان وہ ہی اعتراض

انہین پر جھونک دیتے ہین اوسوقت نوبت پوچھیں
پوچھیں کی نظر آتی ہے جان چھونا دشوار ہوجاتا
ہے وہ ہی قاعدہ اختراعی انکا انہین کو ساکت
کر دیتا ہے ذرا نور دیکھہ لو۔ اتفاقاً آج میری نظر
اخبار نور افشان پر جا پڑی تو کیا دیکھتا ہون
کہ کسی عیسائی بھائی نے دوامر یعنے معجزہ اور
پیشین گوئی سچے نبی کی شناخت لکھی ہے مجھکو
بڑی حیرت ہوی کہ ان صاحب نے حواریون کے
رسالت کو بھی جواب دیدیا وہ مقام حیطۂ تحریر
مین لاتا ہون۔ ان باتون کے مطابق خدا بھی
جب کسی نبی کو پیغامبر مقرر کرکے بھیجتا ہے تو ایسی
سند دیتا ہے کہ اسے ہر ایک نبی برحق جانے
اور جب خدا کسی نبی کو ایک قوم کے لئے بھیجتا
ہے تو اوسکو ایسے سند عطا کرتا ہے جو اوس قوم
کے لوگ سمجھہ سکین یا اگر تمام دنیا کے واسطے
بھیجے تو ایسی سند دیگا کہ تمام عالم اوسکو نبی برحق
جانے و بدل و جان مانے۔ اب خدا کی سند مہر و
دستخط کیا ہے معجزہ و پیشین گوئی۔ پس اگر محمد صاحب
نبی برحق ہین تو ضرور ایسی سند مہر و دستخط ان
کے پاس ہونگے یعنے ایسے معجزہ دکھلائے اور
پیشین گوئیان ظہور مین لائے ہون گے جس سے
ہر اک ان کو اور ان کی کتاب کو برحق جاننے والے
دیکھو نور افشان جلد ۷ نمبر ۱۵ صفحہ ۳ کالم
اول۔ اب مین حضرت خاتم الانبیا شفیع یوم الجزا
کے معجزہ اور پیشین گوئیان لکھنے کی ضرورت نہین

سمجھتا ہون اوسکی بیان سے کتب اسلامیہ مالا مال ہین
اگر مجیب صاحب کو ضرورت و حاجت ہوگی تو اس سے
بہی تسلی کرادون گا اس جگہ صرف راقم کے تشخیص کو
انہین کے کتب مسلمہ سے رد کرکے بڑے ادب سے دریافت
کرتا ہون کہ جناب متی اور اندریاس اور زبدی
کا بیٹا یعقوب اور لبی جو تھدی بہی کہلاتا ہے اور
شمعون کنعانی اور یہوداہ اسکریوطی اور برتھولما
اور تھومااور حلفا کا بیٹا یعقوب اور مرقس اور لوقا نے
کون کون معجزہ اور پیشین گوئیان کی ہین کہ جس سے
ان کو نبی برحق اور انکی کتاب کو سچا سمجھہ رکھا
ہے معہ حوالۂ کتاب و باب و آیتہ تحریر فرمائے حالانکہ
کتب مقدسہ سے ثابت ہوتا ہے کہ حواری نہ نبی اور
نہ صاحب الہام اور مین اپنے قول کے تصدیق پر
تین درس انجیل مقدس سے لکھتا ہون ملاحظہ
کرکے انصاف فرمائے کہ رسول مین یہ بہی صفت
ہونا چاہئے۔ یسوع نے انہین کہا اپنی بے ایمانی کے
سبب کیونکہ مین تم سے سچ کہتا ہون کہ اگر تمہین
رای کے دانہ کے برابر ایمان ہوتا تو تم اگر اس
پہاڑ سے کہتے کہ یہان سے وہان چلا جا تو وہ چلا جاتا
اور کوئی بات تمہاری ناممکن نہ ہوتی متی ۱۷
۲۰۔ رای کے دانہ کو خیال کرکے فرماے کہ نبی
ہی کی صفت اور یہ ہی خطاب ہوتا ہے اور پہر اسی
کتاب کا ۱۶-۲۳ آیت کو دیکھہ کر خاموش ہوجاتے
ہمسے مت کہو دل مین انصاف کرو کہ نبیون کو
ایسے ہی تمغہ دئے جاتے ہین اور اوسکو جانے دو اور
لوقا تو بارہ حواریون سے بہی خارج ہین نہ نبی نہ الہامی
ان کی انجیل مقدس پر مہر و دستخط کسی طرح نہین
ہوسکتی بجز جعل کے اور کیا تصور کیا جاوے اور
اگر نہین تو قلم ارزان ہین کاغذ سستا ہے گہر کا
چھاپہ خانہ ہے تم اسی کے نوکر ہو اسی بات کا انکار
کہاتے ہو یہ بہی جانے دو دینداری کا دم تو بہرتے
ہو جس طرح ہوسکے اشخاص مذکورہ کے معجزہ اور
پیشین گوئی سے معہ حوالہ کتاب و باب و آیتہ نشان
دیجئے عین عنایت اپکی ہوگی فقط۔

راقم عبدالمجید۔ سلون۔

مکرم و معظم من جناب مولوی صاحب حامی دین مصطفوی سلمہم
بعد از مرام سلام سنت سنیۂ خیر الانام علیہ التحیۃ والسلام

لو جہوٹے مسیح اور جہوٹے نبی اہینگے اور نشانیان اور
کرامات دکہلائینگے۔ مرقس ۱۳-۲۲ اب اگر حواریون
نے معجزہ دکہایا بہی تو اون کا کیا اعتبار رہا بمقابلہ
حضرت مسیح تمہاری بات قابل اعتماد نہین رہی
اب ایک معجزہ حواریون کا مین لکہتا ہون خوب
غور سے کان لگاکر سنو کہ اوسکی بدولت عیسائی
بہائیون کو نجات حاصل ہوگی جو کہ یہودا اسکریوطی
نے حضرت مسیح علیہ السلام کو بعوض چند روپیہ کے گرفتار
کراکے مصلوب کرادیا جس سے پوشیدہ کفارہ ظاہر ہوگیا
اس سے بڑہکر اور کوئی معجزہ انجیل مین پایا نہین جاتا
اور آپ ایسے احسان فراموش ہین کہ اوس بیچارے
باعث کفارہ کو حواریون سے خارج کردیا۔ اور لوقا
لوقا تو بارہ حواریون سے بہی خارج ہین نہ نبی نہ الہامی
ان کی انجیل مقدس پر مہر و دستخط کسی طرح نہین
ہوسکتی بجز جعل کے اور کیا تصور کیا جاوے اور
اگر نہین تو قلم ارزان ہین کاغذ سستا ہے گہر کا
چھاپہ خانہ ہے تم اسی کے نوکر ہو اسی بات کا انکار
کہاتے ہو یہ بہی جانے دو دینداری کا دم تو بہرتے
ہو جس طرح ہوسکے اشخاص مذکورہ کے معجزہ اور
پیشین گوئی سے معہ حوالہ کتاب و باب و آیتہ نشان
دیجئے عین عنایت اپکی ہوگی فقط۔

معروض آنکہ چند سطرین اخبار گوہر بار منشور سراپا نور
کے کسی نمبر مین شایع ہونے کے واسطے ارسال ہے
رجا کہ کسی کالم مین مشتہر کرکے ممنون فرماوینگے - ہوبندہ

گنج بیدریغ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یون تو بیشمار مخلوقات مین سے ہر اک ناچیز کروبشر
حمد خالق ولازال ولایزال مین اپنے اپنے رتبہ
اور لیاقت کے مطابق بار بار جوش و خروش سے
پکار رہا ہے اور انگنت موجودات مین سے ہر ایک
قلیل البضاعت متقش ستایش خداوند بے ہمتال
مین لپنے اپنے مرتبہ اور حیثیت کے موافق دمبدم
زور و شور سے دم مار رہا ہے مگر یہ ایک ایسا لوق
وق میدان ہے کہ کیسا ہی کوئی تیس مار خان منشی شجاع
کے قلم درختون کے پتون کے ورق اور سمندرون
کے مداد بناکر دفترون کے دفتر کالے کرنے کیون نہ
لگے خاک بھی نہین لکھ سکتا اور دبیر فلک سارے
جہان کے لوگون کے کیا بلکہ سابق و حال و آیندہ کے
خلقت کے اقوال جمع کرنے بیٹھے تو خاک بھی کیا کچھ
بھی نہین ہوسکتا - عاشقان حق پرست کو سخن قرب
الیہ من حبل الورید کا اک تازہ صلا ہے اور ستان
روز الست کو ہوا الظاہر و ہوا الباطن کی صدا جیسے
ذرہ بے مقدار آفتاب کے سامنے کہ مین کیا کہون
اور میری بضاعت کیا ہے چشمک زنی کئے بغیر نہین
رہتا ویسے ہی انسان بے بنیان بے سوچے سمجھے
کہ مین کیا ہون اور میری حق کیا ہے جو صحبہ سے وہ ثنا
اور تعریف جو اس صورت گر قدرت کے شان کے سزاوار
ہے جسکے کارستانیون کے تماشہ مین فرش سے عرش تک
متحیر و انگشت بدندان ہے اور جس کے رنگا رنگ صنعتین
دیکھہ دیکھہ کے عقل حیران ہے، ایک ذرہ بھی ادا نہین
ہونیکا اس راہ مین قدم مارتا ہے نہ وہم کو وہان
تک رسائی ہے نہ فہم کو ادراک شناسائی سچ مچ
یہ ٹھیک ہے کہ جب اوس کے محب صادق اور دوست
خالص کے نعت قلمبند کرنے مین کہ حقیقت کے
طریق سے مجاز خیال نہین اور قیاس کو اس تجلی کے
مقابل آنکھہ اٹھانا محال ہے تو خود ہم اس قادر
بیچون و بیچگون کے سپاس و شکر کو کس مونہہ سے
بیان کرنیکی جرات کرسکتے ہین - بغور دیکھو تو
ہماری اب حیثیت ہے کیا جو ہم خود اس چیز کی
توصیف و تحسین کرین - جب اوسکی سایہ کی
ماہیت کو قلمبند نہین کرسکتے یہان نہ تحریر کا کام
ہے نہ تقریر کو جاے کلام - جب حضرت رسول
مقبول پکار پکار کے ماعرفناک کہے تو کس مین
کچھ اتنی طاقت کہان ہے جو کلمہ وحدہ لاشریک
کے سوا دم مارے اور جسکا خود خدا تعالی شانہ
سورہ یٰسین اور مزمل مین مداح ہو اور جسکی مدح
مین سارے دینیات کے کتابین کیا توریت کیا زبور
کیا انجیل کیا فرقان مسطور ہو کسی ایک رتی کی
برابر تاب ہے جو منہہ سے بجز اشہد ان محمد رسول اللہ
کے پھوٹ پھوٹ کے بولے - اللہم صل علی محمد و
علی آلہ و صحبہ دائما ابدا و سلم - اما بعد جملہ گروہ

اہل اسلام پر عموماً اور ناظرین اخبار فرحت آثار منشور
محمدی پر خصوصاً واضح و لایح ہو کہ بہائیو ذرہ عقل
سے ناخن لے کے بغور سوچو اور چشم جہان بین پر عینک
بنیش لگاکے خوب دیکھو کہ خداوند عز و جل کے
شان کا تماشا ہے ایک وہ زمانہ تھا کہ یہ ہمارے
عیسائی بھائی پہلی پہل کس تپاک سے منادی
کرتے پھرتے تھے اور دیگر غریب جہلا لوگ جو اپنے
گھر کے خورشید کے ضیا سے بالکل بے بہرہ تھے اس
دئے کی روشنی کو دیکھ کے ان کے منادی کا
ظاہری اصول کو نعمت غیر مترقبہ جان کے لپکنے لگے
صاحبان مذہب پولوس کے سرگروہ نے بھی خیال
کیا کہ اب تو ہمارے پانچوں گھی میں ہیں اور بلّی کے
بھاگوں چھینکا ٹوٹا۔ جہاں جہاں ایک دو اخبار جاری
کر دئے ادہر نور افشان پنجاب میں چمکنے لگا
ادہر شمس الاخبار آفتاب کے طرح دمکنے لگا۔
جو کوئی انکا پیرو بھی ہوتا تو پادری صاحب
اوسے ایسے باتیں سکھاتے اور سناتے کہ ہمارے
وسیلہ تم بہشت میں مکین ہوگے وقت کو غنیمت
جانو تمہارا کچھ نہ کچھ مشاہرہ مقرر کر دیتے ہیں
یہ بیچارا غریب الذہن کیا چاہیے، دو آنکھیں اس حوالے
کو روٹی نہ جڑنے کے حالت میں غنیمت جانتا۔
اور پادری صاحب کے موافق پھر یہ شیطان سیرت
فرشتہ صورت اوروں کو بھی مسیحی کے ٹکرے کے
ترغیب دینے پر کمر ہمت باندھتا اور اب اک یہ
زمانہ ہے کہ سب مسیحایوں کے دل امیدیں خاکمیں

ہو گئیں سارے امنگیں ہوا ہو گئیں۔ کیونکہ تردید مذہب
عیسوی کے کتابیں تل تل کر آرہے ہیں اور اپنے عمدہ
فیض سے سادن بہادون کا خوب مزا دکھا رہے
ہیں حالانکہ وہ ہمارے اہل اسلام سے دبے پانو جھجک کر
گئیں نہیں اور ہمارے سب دینی مسائل کے خیالون
کے بادل کافور ہو گئے تھے بلکہ ہمسے دور ہو گئے تھے
تو جناب فیضمآب مولوی محمد قاسم صاحب عم نے
دیکھ کے کہ اب ہمارے اسلام کے ماننے والے بہائیون
کے قوم کے علمی و عملی ہنر مایہ کا پارا صقر درجہ سے
بھی نیچے نیچے ہوتے ہوتے پہونچنے لگا اور یہ حضرات
مسلمان خواب خرگوش میں ایسے خراٹے پر خراٹے
لگاتے ہیں کہ نہ تن کی سدھ ہے نہ من کی بدھ اپنے
گروہ سے ایک اخبار موسوم بہ منشور محمدی شہر مدراس
بنگلور میں شایع کرکے رد عیسوی کا بیڑا اوٹھایا
اور جملہ گروہ اہل اسلام کو کیا نزدیک کیا دور
ایک لفظ پر بحث کرکے صواب دارین پایا من بعد
جناب مولوی صاحب حامی دین نبوی مولانا محمد
شریف صاحب نے نور افشان اور شمس الاخبار کے
وہ دھوئیں اڑائے کہ شمس الاخبار گہنتے گہنتے بڑے
نام کو کب ہو گیا اور نور افشان کے جواب میں
وہ بال کے کھال نکالی کہ اوسکے پرخچی گویان ہمارے
خاک ہو گئیں اور آپکے بات کو سب مسیحی لوہا مان
گئے۔ مگر اللہ رے آپکا شوق کہ تقاریظ توحید کے
مضامین کے مطالعہ سے انکھوان کے بصارت کو کسی
چیز کا اشتیاق نہیں اور واہ رے ذوق کہ تقاریظ

وعدت سے مضمون سے شایع کرنے سے سوا کسی اور
گفتگو کا زبان اور قلم پر لانا حرام ہے نیز
عشرہ واراخبارون لگاتار مخالفان دین محمدی کا
ناک مین دم کیا جاتا ہے جس سے وہ بھی سر نہین اٹھا سکتے
کسی عیسائی مین اتنی ست نہین کہ دم مارے اور ہر
عیسائی صاحبان ہر وقت روپیہ پر روپیہ خرچ کرنے
مین دریغ نہین کرتے حضرات پوا در لاکھون صرف
کرکے منادی کرتے ہین لالچ بھی جہان تک ہوسکے
دیتے ہین طمع بھی دلاتے ہین اور طرح طرح سے ہزارون
گھاتین کرتے ہین ادہر ہمارے مسلمان بھائیون کو
ان باتون کا کچھ وہم وخیال نہین کہ یہ کلمات ان کے
فہم سے ہی سینکڑون میل دور ہے نانگ پر نانگ
دہرے جاتے ہین اگر ہے تو صرف یہ ایک اخبار
جاری ہے نہ کوئی بیت المال ہے نہ کوئی خزانہ
اسی اک اخبار کے اجرا سے لاکھون مسلمان ہوے
کفر کو چھوڑ کے راہ راست پر آئے مشتے نمونہ خروار
مولانا مولوی سید محمد فخر الدین صاحب نقوی فخری
کے تحریر پر تاثیر (نوید نشاشت جاوید مسایر اہل
اسلام قریب وبعید) سے صاف صاف آئینہ کے طرح
روشن ہے کہ جیسے بغض معاصر پوا در کا خیال ہے کہ اسلام زور
شمشیر پھیلتا ہے محض لغو اور ہیچ ہے گذشتہ سال
مین کس مسلمان نے کس مخالف کو مارا ڈرایا اور بزور
شمشیر اسلام مین لایا حالانکہ ہمارے یہی ہندوستان
مین اس امن چین اور آزاد گورنمنٹ کے وقت
۸۹۰ شخص مشرف باسلام ہوے۔

تو ای بھائیو مشتریان اخبار اپنے گریبان مین
منہ ڈال کر سوچو اور دیکھو ذرہ غور کی بات ہے
کہ جب یہ سب ایسی اخبار گوہر بار کا فیض ہے تو
ہمین ہی ممبت کے نام لینے سے ذرہ شرم سے
آتی ہے کہ باوجودیکہ آپ کو اسکی ترقی اوس کے
اشاعت فرض عین ہے اور آپ کے توجہ خاص پر
اسکا شایع ہونا منحصر ہو تو نہایت افسوس کی بات
ہے کہ آپ صاحبون کے نام نامی پر مطبع بحر الاسلام
سے ایک بھاری جو کہون ہو اور آپ کے کان
پر جون تک نہ رینگے۔ الٰہی منشور محمدی کا بول
بالا رہے اور اوس کے خریدار بڑھے

حصہ ۲

اسبات کے مختصر جواب مین تحریر ہے کہ جو اکثر حضرات
مسیحی عیسے کے نام پہ لگا کر کہا کرتے ہین کہ مسیح نے
انجیل مین یون فرمایا ہے کہ تین نبیون کے کتابون
اور صحیفون کو منسوخ کرنے نہین آیا بلکہ جو لکھا ہے
اوسے پورا کرنے آیا ہون"۔
سب سے پہلے ہم یہ دیکھتے ہین کہ اور اوسی کو اپنا
اصول نہرا کے مطلب لکھتے ہین کہ مسیح نے دس احکام
موسیٰ علیہ السلام مانے ہین یا نہین کیونکہ کل انجیل
کی جز یہی دس احکام ہین اور اکثر پوا اور زنیک
نبیون نے اونہین دس احکام کو مدنظر رکھ کے
منادی کی تھی اور یہی نیچری شریعت کے اصول
ہین۔ پہلے دو حکم ہین کہ تو اپنے خداوند خدا کو
اپنے سارے جان و مال اور سمجھ سے پیار کر

مجنون کو نہ بوجھ۔ مفرت مسیح اور اپنے آپ کو
خدا کہتے ہین اور لوگون کو اپنے تعلیم و تکریم سے
تعلیم خوب زور سے دیتے ہین بجاے اسکے کہ لوگ
بت کی پرستش نہ کرین اور کسی اور کو خدا کا
شریک نہ مانین یہ تین خدا کے پرستش کا حکم
صادر کرتے ہین۔ خداوند خدا کا نام کبھی بے فائدہ
نہ لینا۔ درحالیکہ بات بات پر مفرت مسیح خدا کا
نام لیتے تھے۔ اناجیل کے پڑھنے والے پر خوب ظاہر
ہے۔ سبت دن کو پاک جان کر آرام کر۔ اوپر
ہم بیبل سے معلوم کرتے ہین کہ مسیح نے سبت کو
دن خود دو تین دفعہ کام کیے اور جب کسی گروہ
کے کسی ایک آدمی نے پوچھا تو کچھ کا کچھ جواب دیکے
ہلاکو سر کے ٹالا۔ سبت کے معنے سنیچر ہین۔ حکم ہے
کہ جب دن برابر آئے یہودیو اپنے کار و بار مین
مشغول رہو ساتوین دن سبت (سنیچر) کو خدا کی
عبادت کرنا۔ برخلاف اسکے جملہ مسیحی اتوار کو متبرک
مانتے ہین۔ اپنے ماں باپ کی عزت کرنا تاکہ عمر
زیادہ ہو۔ یوحنا کے انجیل سے صاف صاف ظاہر
ہے کہ شادی کے بہرے محفل مین مسیح نے مریم کو
کہا کہ چل دعورت مجھے تجھہ سے کیا کام۔ ادہر
شاگردون سے کہے پہ پانی کی شراب بنا ڈالی
صل علی۔ کیا یہ شریعت موسی کی پابندی ہے۔ ایک تم
بہرے مجلس مین ماں کو گندا کر دیا دوسری اوسکی
اطاعت نہ کی۔ تیسرے شاگردون سے کہے جو کام
کیا تو اوس بڑھیا کو کیا کہو اور کہہ کیا شادی مرگ

ہو گئی شاید مفرت جیسے مسیح کے سیکڑون برس
کی کل عمر ہوئی مفرت موسی کا قانون پورا چھ ہزار
ایک دفعہ کا یون ذکر کرتے ہین کہ وہ جب شادی کو
تھا تو ایک دو آدمیون نے اوسے آگے کہا کہ تیری ما
اور تیرا بھائی تجھے ملنے کو آئے ہین تو اوسنے جواب دیا کہ
کہتے ہین کہ میرا نہ بھائی نہ ہین نہ مانے کیونکہ جو مجھہ پہ
ایمان لاتا ہے وہی میرا بھائی ہین اور ماں ہے۔

یہان نوٹ کرنے کا صاف انکار ہے

زنا مت کر۔ مصنفان اناجیل اربعہ کے موافق مسیح
کے ساتھ عورات ہمیشہ رہا کرتی تھین خصوصا مریم
مگدلی جسے بدکار جسکے پنجہ سے کوئی نہ چھوٹا تھا۔

چوری نہ کر کسیکے چیز کی لالچ نہ کر۔ ایک روز سب کے
دن وہ اور اوسکے شاگرد جب جاتے تھے تو اونہون نے
بالین توڑ کے کھائین جب مالک نے اونکے ذانتا
تو یہ ادہر ترکی بہ ترکی جواب دینے کہ داؤد
نے روٹیان نہین چرا کے کھائین وہی پنجابی مثل
کہ وزیر کی بنی کا شاہزادہ سے بیاہ ہوا تو خاکروبنی
کہی کہ میری بنی کا خاوند یہی ہو۔ انہون نے ماتہ
سے توڑ کے کھائین اونہون نے کوئی کسی اور زمرے
نہین کاٹی واہ الناچور کوتوال ذانتے۔ سچ ہے

چور چترائی زیادہ کرتا ہے۔ آدمی کا خون نہ ہو
تجھہ سے۔ ایک مرتبہ کا مصنفان اناجیل اربعہ اسطرح
تذکرہ کرتے ہین کہ وہ یعنے فریسی اور صدوقی
آپکے روبرو ایک بدکار عورت جو عین زنا کے حالت
مین ہی گرفتار ہوی تھی لاے اور اوسکو سب کے گذشت

الف سے یے تک کہی تو جواب مین آپکا فرماتے ہین کہ
جو تم سے پاک ہو وہ موسی کی شریعت کے موافق
عمل کرے خوب اسواسطے حضرت نے اوسکو معاف کیا
اور اپنے زمرہ شاگردون مین داخل کیا کہین مجھ
سے خون نہو۔ کیا کہنی ہے امور مذکورہ بالا سے
سب پر خوب روشن ہوتا ہے کہ حضرت مسیح نے موسوی
شریعت کو توڑا اور سمجھے اذہان کے اور باتون مین
کہ جو موسی کے قانون مین امر ہین تو یہان نہی
کا حکم رکھتے ہین اور اگر نہی ہین تو امر کا۔ چنانچہ ختنہ
کے بارے مین حضرت ابراہیم سے لیکے سارے انبیا
اپنے اپنے وقت مین کہتے آئے ہین اور موسی علیہ السلام
نے بھی قوم یہود کو ختنہ کے باب مین خوب فہمایش
کی اور اسواسطے حضرت مسیح کا بھی ختنہ ساتوین دن
ہوا تھا لیکن آپ لیئے حضرت پولوس کے محشر کے
دن کے شفیع یون حکم کرتے ہین کہ دل کا ختنہ
کرنا چاہیے نہ وہ ختنہ جو بنیون نے کیا ہے۔ چونکہ بارہا
اس ختنہ کے باب مین منشور محمدی مین خوب بحث
ہو چکی اسلئے اتنی بات پر ہی اکتفا کرتا ہون کہ
نشہ کے پیر کو بالکل استعمال مین نہ لانا یعنے مسکرات
کے اشیا مین سے کچھ کھائیو نہ پیجو۔ ادہر ہم انجیل
مین پہلا معجزہ شراب پانی سے بنانے اور عشائے
ربانی مین بھی شراب ہی بہاری جزو قرار
دی ہے دوسرے قربانی کے باب مین بھی ایسی
گفتگو ہے جسے اوپر بالا سے صاف معلوم ہوتا
ہے کہ [illegible] مسیحی عین بزعم

جناب مولانا مولوی محمد بشیر صاحب حامی
دین مصطفوی سلامت

السلام علیکم وقلبی لدیکم ان چند سطور کو شائع
کرکے چیر شکر و ممنون فرماوین۔ وہو ہذا
ہم انجیل [illegible] مطالعہ سے دیکھتے ہین کہ یوحنا
کی کتاب کے باب مین یوحنا کی منادی

مسیح کے حق مین بہت عمدہ دیکھتے ہین ورنہ اگر ہم کہے
مسیح کی گفتگو یوحنا کی حق مین بہت مفید۔ وہی تم کہو
ہے کہ من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو۔ خیر جناب
مین خاص کر کشمیر مین ایک مثل مشہور ہے کہ ایک حکیم
اور ایک ملا دونون خلقت کو فریب دینے چلے ایک قحط
بہیل مین چلا گیا اور دوسرا ستیالون کے جانب جا نکلا
جہان کچھ مجمع ہوتا تو ملا صاحب حکیم کو بڑہاتے بڑہاتے
آسمان تک چڑہا دیتے اور جہان حکیم صاحب کچھ لوگ
جمع ہوتے دیکھتے وہان وہ ملا جی کی ایسی تعریف کرتے
غرض اسی طرح دونون نے خوب مانہ رنگے۔ ایسا ہی
مسیح اور یوحنا کا حال ہے کہ وہ دونو لوگون کو گمراہ کرنے
پر آمادہ تہے اور آخر کو کئے لوگون کو غور کیا اسبات
سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ دونون گمراہ کرنے آئے
تہے کہ اندریاس اور ایک شاگرد کو اسنے کہا کہ
اوسکے اطاعت اور وہ مسیح کے پیچھے چلدے۔ خیر
میر کرامت اللہ مشن اسکول امرتسر۔

جواب نور افشان

ہاتون مہندے پیرون مہندے اپنی لہن اورون
دیدے۔ ہمارے محرر دوست ایڈیٹر نور افشان صاحب
نے ایک مضمون علماء اسلام کے امدنی کے بارہ
مین لکہا ہے اس تحریر کو دیکہہ کر میرے بہی دل نے
چاہا کہ کچہ لکہہ کیونکہ سنو تمہے بات، و کن مناسب
نہین معلوم ہوتی۔ قولہ ہمارے دانست مین جو کچہ
انگریز اور سلطان روم کرنا چاہتے تہے سو نیک
نیتی سے انکا ارادہ تہا مگر ان کو یہ یاد نرہا کہ اگر

کار روائی سے صرف کی زمدنی مین خلل واقع ہوتا تہا۔
دیکہو نور افشان نمبر ۴۰ جلد ۹ صفحہ ۳۰۔ اقول
قربان سخن نہی تو از دل و جانم۔ دے بُرے کہتے ہم بہلے
مانتے ہین دے ستے ہم سہتے ہین دے گالیان دیتے
ہم گرگزاتے ہین اول قرنتیون ۴۔ ۱۲ و ۱۳ جب کوئی کہتا
ہے کہ ایڈیٹر صاحب طعن و تشنیع و تو تو مین مین سے
جنگل مین حیران و پریشان ہین انجیل جلیل کی سیر کرتے
ہین مگر تعلیم حضرت مسیح کو یاد نہین رکہتے۔ ہم مین تین
کہتا ہون کہ اپنے دشمنون کو پیار کرو اور جو تم پر لعنت
کرین ان کے لئے برکت چاہو۔ جو تم سے کینہ رکہین
ان کا بہلا کرو اور جو تمہین دکہ دین اور ستاوین
ان کے لئے دعا مانگو متی ۵۔ ۴۴ اب دشمنون کے واسطے
حضرت مسیح کے ہدایت اور ایڈیٹر صاحب کے عادت کو
مقابلہ کرنا چاہئے اگر یہ تحریر ایڈیٹر صاحب کے بچ ہوتی
تو مضایقہ تہا یہ سراسر مسیح کے خلاف معلوم ہوتی
ہے کیونکہ کعبۃ اللہ شریف کے جانیوالون سے کسی کو نہین
دیکہا اور نہ سنے مین آیا کہ کسی حاجی نے کسی عالم کو
بروقت جانے کعبۃ اللہ شریف کے یا بعد حج کرنے کے
کچہ روپیہ دیا ہو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ امر نفس الامر
مین صحیح نہین ہے ان کے مسلمانون کا گناہ ان کے ہوتا ہے
کی بات ہے اسلئے کہ وے اپنے گمنڈ مین گرفتار ہوتے
کیونکہ وے لعن و طعن کرنے اور جہوٹے باتین کہتے
ہین زبور ۵۹۔ ۱۲ اعتراض باطل اپنے دانست مین
دوسرے کا عیب سمجہ کر کیا جاتا ہے اور جبکہ وہ بہی عیب
خود مین ہی موجود ہو تو دوسرے پر طعن کرنا گویا اپنے

نبی کرانا ہے ایڈیٹر صاحب نے علماء و سلام کرکے مخاطب کرکے
و۔ پردہ مشتریون کا حال بیان کیا ہے ؎

خوشتر آن باشد کہ سرِ دلبران
گفتہ آید در حدیث دیگران

اگر بالفرض علما کو آمدنی ہی سہی تو کچہ مشن سے آمدنی
سے زیادہ نہ ہون گے۔ اب ہم دیکہتے ہین کہ جو مشتری
لوگ ہندوستان مین موجود ہین چندے کے روپیہ
سے تنخواہین پاتے ہین یہ لوگ کسی سے نوکر نہ چاکر
نہ محنت و نہ خدمتگاری کرتے ہین اچہی پوشاک پہننے کو
کارے بہات من چہاپ کہانے کو موجود ہے ایڈیٹر
صاحب اگر اقوال حضرت مسیح علیہ السلام (عیب نہ لگاؤ
کہ تم پر بہی عیب لگایا جاوے کیونکہ جسطرح تم عیب
لگاتے ہو اسی طرح تم پر بہی عیب لگایا جاویگا اور
جس پیمانے سے تم ناپتے ہو اوسی سے تمہارے واسطے
ناپا جاویگا۔ اور کیون اس تنکی کو جو تیرے بہائی کے
آنکہ مین ہے دیکہتا ہے پر اس کانٹے پر جو تیرے
آنکہ مین ہے نظر نہین کرتا۔ یا کیونکر تو اپنے بہائی
کو کہتا ہے اس تنکی کو جو تیرے آنکہ مین ہے لا نکال
دون۔ دیکہ خود تیرے آنکہ مین کانٹی ہے۔ ای
ریاکار پہلے کانٹی کو اپنے آنکہ سے نکال تب اوس
تنکے کو اپنے بہائی کے آنکہ سے اچہی طرح دیکہہ کے نکال
سکے گا متی ۷ باب ۳ و ۴ و ۵) پر عمل کرتے تو یقین
تہا کہ اس طعن سے باز رہتے بڑا غضب ہو گیا کہ مشتریون
کے حق مین کانٹے بو دے گئے۔ مین الزام اوسکو دیتا
تہا مقصود اپنا نکل آیا۔ اور وہ زبان جس سے بڑا بول

نکلتا ہے کات ڈالیگا زبور ۱۲-۳۔ بڑا بول اس قلم
چوبی سے لکہنا مناسب نہین۔ اور بڑے تعجب کی بات
ہے کہ اسی اخبار سے اسی صفحہ مین انگلستان کے ایک
مشہور پادریصاحب کے قواعد پر ۳ و ۴ و ۵ عیسائی
بہائیون کے لئے ترجمہ کرکے درج کرین اور آپ اسکی
عمل سے باز رہین۔) ۳ جہانتگ ہم سے ہوسکے اپنے
دشمنون اور دوستون پر اپنا عفو اور اپنی مہربانی
اپنا حلم ظاہر کرنے کے لئے جانفشانی کرو۔ ۴ کسیکی
بدگوئی نہ کرو کیسا ہی بہانہ ہاتہ کیون نہ آئے۔
۵۔ خوش خلقی۔ اپنی ملنساری۔ اپنی فروتنی سے
لوگون مین منادی کرو۔ واہ صاحب خود را فیحت
و دیگران را نصیحت اسی کو کہتے ہین۔

راقم عبدالمجید۔ سلون۔

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار منشور محمدی دامت برکاتہ
ہمارے شہر لودیانہ مین اہل ہنود نے ۲۹ اگست
کو بباعث گدی نشینی اپنے پوجہ کے بہیرا ہی چندر
اہل اسلام کے جنکو اسمائے مبارک بہی اسلامی ناموں
سے خارج ہین یعنے مسمیان گہیسا چوڑی گر اور
سیڈونا لیہ یعنے ہیزم فروش و چندر کسان دیگر مسمی
امام بخش چودہری بکر قصابان ولد کرم الٰہی سے
درخواست کی کہ آج کوئی بکری ذبح ہونی نہ پاوے
اور چودہری موصوف نے بطمع زر کسی قدر مبلغان نقد
لیکر بہ تعمیل ارشاد اہل ہنود قصابان خورد کی جملہ
دوکانین بند کروادین اور کوئی چوپایہ از قسم

بکرہ بکری بیچری دعا چہتا دیلا وغیرہ ذبح ہوتے
پایا اور اہل اسلام کو گوشت سے بدرجہ کمال وقت
رہی پھر وہی مجمع اہل ہنود کا سوا چند کسان اہل اسلام
متذکرہ بالا کی مستی غوث محمد و قادر بخش چودہریان
گاؤکشان کے خدمت مین حاضر ہوا۔ اور دو کانین
بند کرنیکی درخواست کی۔ مگر ہر دو صاحبان نے منظور نکیا
القصہ گو قریب مبلغ ۵۰۰ روپیہ نقد کے لالچ بھی دے
رہے مگر تاہم ہر دو صاحبان چودہریان نے منظور
نکیا اور یہ جواب دیا کہ تم لوگ اپنی دین کے خاطر اسقدر
زر کثیر صرف کرتے ہو۔ اسی طرح ہمکو بھی اپنی دین کا
پاس ہے کیا ہم بیدین ہین کہ تم سے روپیہ لیکر اپنی
دین کو دھبہ (یعنے دغ) لگائین۔ ہمکو یہ امر منظور
نہین۔ ہان اگر تمہارے پاس کوئی سند یا حکم
سرکاری درباب ممانعت گوشت فروشی وگاؤ
کشی تاریخ ہذا موجود ہے۔ تو ہم ناچار ہین۔ سرکار
کو اختیار ہے خواہ ہمیشہ کے لئے بند کردی۔ القصہ
مختصر جملہ اشخاص اہل ہنود ناکامیاب واپس آئے ۲۹
اگست کو بکر قصابان کے دو کانین بند رہین۔
۳۰ اگست کو جب دو کانین کھولین تو جملہ اہل اسلام
اس امر مین متفق الرائے ہو گئے کہ چونکہ قصابان
خورد (بکر قصابون) نے بطمع زر۔ و بخیال عزت
اہل ہنود۔ و تحقیر اسلام دو کانین بند رکھین ہین
اسلئے مناسب ہے کہ کوئی اہل اسلام ہرگز ہرگز بکری
کا گوشت نہ خریدے۔ اور خرید گوشت بکری کی
قطعی ممانعت ہو گئی۔ چنانچہ کسینے بکریکا گوشت نہ خریدا

جب بکر قصابون کو بند کرنی تو انجر چودہری مسمی
امام بخش کو ساتھ لیکر مولوی عبد العزیز صاحب کے
مکان پر دوسرے اطہار توبہ کے حاضر ہوئے۔ مولوی
صاحب موصوف نے ایک جلسہ منعقد فرماکر رئیسان شہر
اہل اسلام کو واسطے رونق افروزی جلسہ کے تکلیف
دی۔ اول جناب میان خواجہ احسن شاہ صاحب نے
جو رئیس درجہ اول ہمارے شہر کے ہین روبرو حاضرین
جلسہ کے چودہری امام بخش سے حلفاً پوچھا کہ تم نے کمسقدر
روپیہ اہل ہنود سے لیا چودہری موصوف نے جواب
دیا کہ جناب مبلغ ۵۰۰ روپیہ اگرچہ حاضرین جلسہ سے
بعض اشخاص نے بیان کیا کہ چودہری صاحب کا حلف
دروغ ہے یہ کام شاید زیادہ روپیہ لیکر کیا گیا ہے
مگر روسای جلسہ نے باین وجہ کہ فیصلہ شرعی ظاہر
پر منحصر ہے باطن کا علم صرف اس خداوند عالم الغیب
ہے حلف چودہری صاحب راست قرار دیکر مبلغ
۵۰۰ روپیہ چودہری صاحب سے واپس لیکر۔ مسمیان
غوث محمد و قادر بخش چودہریان گاؤکشان کو
بخوشی تمام بطور انعام دئے گئے۔ جنہون نے زر انعام
بشمول چند مبلغان زر نزد خود مساکین شہر کو
تقسیم کر دیا اور چونکہ بسبب حقارت اسلام کے مسمیان
چودہری امام بخش و گھسیٹا چوڑی گر وسید ہو
ہیزم فروش ہر سہ صاحبان سے نکاح ٹوٹ گئے ہے اسلئے
ہر سہ صاحبان سے نکاح ثانی کروائے گئے اور چودہری
صاحب سے ایک اقرارنامہ اس مضمون کا کہ اگر آئندہ
کو کوئی ایسا امر خلاف قاعدہ ظہور مین آوے تو

رہ سادشہر کو اختیار ہے کہ چودہریت سے من منظہر
کو موقوف کردین روبرو حاضرین جلسہ کے لکھوا لیا گیا
اور بیادداشت ارتکاب امر نامناسب چودہری صاحب
کو حکم دیا گیا کہ چودہری صاحب موصوف اپنی گرہ
سے کم سے کم مبلغ ۵۰ روپیہ کا طعام مساکین شہر
کو تقسیم کرین۔ اور تقسیم کرنی طعام اور اس امر کا کہ
طعام تقسیم شدہ مبلغ ۵۰ روپیہ سے کسیقدر زیادہ
تعداد کا ہوگا مبلغ ۵۰ روپیہ سے کم کا نہ ہوگا ایک
شخص معتبر ضامن لیا گیا۔

بڑے خوشی سے اہل اسلام کو خوشخبری دیجاتی ہے
کہ شہر لودیانہ مین ایک عورت مشنری نے اسلام
قبول کیا اور مالیر کوٹلہ مین تین اشخاص اہل ہنود
مشرف باسلام ہوے۔

راقم آلہ دیا جلد ساز لودیانہ۔

بیرحمی

سکنہ رآباد مین ایک سارجنٹ شراب کے نشہ مین ایک
عورت کے مکان مین جانے لگا عورت نے دروازہ
بند کرلیا سارجنٹ دروازہ توڑکر اندر مکان کے
چلا گیا اور اس عورت کے بال پکڑکے بڑی بیرحمی سے
مارنا شروع کیا اور ایک چاقو جیب سے نکال دو تین زخم
شدید اوسکے بدن پر لگائے سارجنٹ کے اس
ظلم وغضب کو دیکھکر محلے کے عورتین چاروں طرف
سے آگئین سارجنٹ نے ان سبکو بھی خوب مارا۔
ان مین ایک لڑکا بھی تہا وہ بھی ہمراہ سب عورتون
زخمی کے ہسپتال بھیجا گیا اور وہان پہونچتے ہی مرگیا

ترجمہ اسکو کہتے ہین

حضرت سلطان روم نے ان لوگون کا قصور معاف
کیا جنہون نے سلطان کی جان لینا چاہا تہا اور سرمگ
اور رہنے کا سب سامان مہیا کرچکے تہے پس بعد تحقیقات
کامل حضرت ممدوح الشان نے فرمایا کہ اگرچہ انپر
ہر طرح جرم ثابت ہے لیکن ہم ان کا قصور معاف
کرتے ہین۔ اس عالی ہمتی اور مردانگی اور مرحم
خسروانہ سلطانی کا کیا پایان ہے کہ آجتک کسی بادشاہ
نے اپنے قاتلون کے ساتہ ایسا سلوک نہ کیا ہوگا نیرہ

مراحم سلطانی

جدہ مین تین ہزار پانسو حجاج نیول واخبارات ہونے
سے مراجعت کرنے متعذر رہے تو حضور سلطان
معظم نے ان کو سوار کرانے کے لئے فوراً چند
جہاز روانہ فرمائے۔

تیاری فوج

الحال عساکر خفیف سے بالجملی ایک فوج منتخب کر رہے ہے
تا طرابلس غرب مین عساکر سلطانیہ کی مدد کے لئے روانہ کری اور یہ
مدد فوج بہت قریب وہان پہنچ جاویگی فوج فرانس جو
سرحد تونس پر موجود ہے وہ حدود طرابلس کے جانب شیقدری
کرنے سے رئیس عساکر سلطانی نے اپنے افواج سے ایک فرقہ حدود
کے حفاظت کے لئے روانہ کیا ہے فی الحال احمد
توفیق پاشا والی ولایت برسہ بحکم سلطانی قسطنطنیہ
مین تشریف لائے ہین کہتے ہین کہ اصطلاحات
اناطول کی خدمت ان کے تفویض کی گئی ہے

جریدہ روزگار نمبر ۳۔

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا۔